پہچانیئے! — کون؟

شور و شر، ہنگامہ، غوغا، مکر و فن کا کاروبار
کینہ و بغض و حسد، وحشت، تشدّد، حرفِ تلخ
بال بکھرے، گال پچکے، حال پتلا، چال مست
نعرہ بازی، فتنہ آرائی، تصادم، سازشیں
ان کی صورت دیکھیئے، پھر ان کی سیرت دیکھیئے
بھیک نظریات کی لائے بچارے دور سے
کچھ کرائے کے قلی ہیں، کچھ رضاکارانِ شوق
حق تعالےٰ کی ہدایت سے انہیں انکار ہے
ان کی نفسیات میں ہے کچھ نہ کچھ تو اختلال
ان میں وہ زردار بھی ہیں جن کی اونچی شان ہے
ایسے ایسے لوگ محنت کار کے غمخوار ہیں!
مل کے چوروں کی طرح کرتے ہیں خفیہ مشورے
ان کا کوئی فرد تنہا ہو تو دانشور ہے وہ
خوب آتا ہے انہیں، کچھ شورش انگیزی کا فن
کذب کی تشہیر میں حاصل ہے ان کو وہ کمال
بُنتے ہیں جالے بڑی تیزی سے مکڑوں کی طرح،
ساحرِ الموط کی جنت کے دکھلاتے ہیں خواب
قوم مشکل میں گھرے تو یہ شرارت کچھ کریں!
پاس بھی ان کے پھٹکنے میں زیاں ایمان کا

گور خر پھیلا رہے ہیں ہر طرف گرد و غبار
سینۂ تاریک میں خلق و مروت کے مزار
کج نگہ، ژولیدہ فکرت، یاوہ گو، اور ہرزہ کار
اضطراب و التہاب و انتشار و خلفشار
عدل کے یہ مدعی ہیں، امن کے ہیں ٹھیکیدار
فخر سے رقصاں ہیں لے کر اصطلاحیں مستعار
غیر کا ڈولہ اٹھائے پھرنے والے یہ کہار
کر چکے ہیں یہ ادب گاہِ نبوتؐ سے فرار
کچھ مریضِ جنسیت ہیں، کچھ بچارے بادہ خوار
بلیوں ہیں کاروباری، سینکڑوں جاگیردار
عیشِ بے پایاں میں جن کے کٹتے ہیں لیل و نہار
بزم گاہِ خباثت ان کی! جیسے ہو چیتوں کا غار
پارٹی بن جائے گی، جونہی ملیں گے تین چار
دس اگر بولیں تو یوں لگتا ہے، جیسے ہوں ہزار
رات کو یہ دن کہیں، تو آپ کریں اعتبار،
دور تک پھیلے ہوئے ہیں سازشِ احمر کے تار
سادہ لوحانِ وطن کا کرتے پھرتے ہیں شکار،
وقتِ موزوں کا یہ بیٹھے کر رہے ہیں انتظار
زینہار! اے پیروِ پیغمبرِ حق! زینہار

نعیم صدّیقی